حدیث حسن لغیرہ سے استشہاد جمہور محدثین کے اقوال وآراءکے تناظر میں

Corroboration of Hadith Hassan Legaeri considering Great Muhaddiseen's Statements

محمد حفیظ یونس* ڈاکٹرحافظ احمد سعید رانا**

ISSN (P) 2664-0031 (E) 2664-0023

DOI: https://doi.org/10.37605/fahmiislam.v4i2.269

Received: August 21,2021
Accepted: Dec 28, 2021
Published: Dec 30,2021

زیر نظر مضمون میں حدیث حسن لغیرہ کی حجیت کو بیان کیا گیا

Abstract

This research paper primarily aims to describe the "Hujjiyat" (Validity and Authority) of Hadith Hasan Lighairihi (Hasan due to others). According to the reliability and memory of the Ravi's (reporters or narrators), there are four types of hadith, fourth is Hadith Hasan Lighairihi.If there are multiple chains of narration of a Weak hadith, which compensate for its unreliability, then that Hadith will be known as Hasan Lighairihi. Distinguish between the slightly weak Hadeeth and those which are very weak or fabricated. According to Jamhoor (Majority) Muhaddiseen Hasan Lighairihi is Hujjat (valid and authority) in Fazail e Aamal as well as Ahkaam. According to the definitions of al-Tirmidhi and Ibn al-Salah, several similar weak hadiths on a particular issue can be raised to the degree of Hasan if the weakness found in their reporters is of a mild nature. Such a hadith is known as Hasan Lighairihi (Hasan due to others) However, in case the weakness is shadeed (severe) e.g., the reporter is accused of lying, such very weak hadiths will not support each other and will remain weak. Imam al-Tirmidhi has mentioned a Hadith in his Sunan, in the chain of narration of Imam al-Tirmidhi, there is Ravi (narrator) "Aasim" about whom Imam ibn Hajar Asqalani has written Aasim is Daeef (weak) and unreliable, (the doaf of soo ul hifz found in Aasim). Although Imam al-Tirmidhi and Hafiz ibn Hajar clearly mentioned that this Hadith raised to the degree of Hasan Lighairihi due to multiple chains of narration of this slightly weak Hadith.

Keyword's: Hujjiyat, Hasan Lighairihi, Fazail e Aamal, fabricated.

ہے -محدثین نے حدیث کی مختلف اعتبارات سے تقسیمات کی ہیں،ان میں سے ایک تقسیم صفاتِ راوی کے اعتبار سے خبر کی اقسام بھی ہے،اس تقسیم میں صحیح لذاتہ،صحیح لغیرہ،حسن لذاتہ اور حسن لغیرہ شامل ہیں- (۱) صحیح لذاتہ وہ حدیث ہے جس کی سند متصل ہو،تمام راوی ضابط عادل ہوں اور اس حدیث میں علتِ قادحہ و شذوذ نہ ہو- (۲) صحیح لغیرہ وہ حدیث ہے جس کے راویونمیں صحیح لذاتہ کی تمام شرائط پائی جائیں

* ایم -فل علوم اسلامیہ ،یونیورسٹی آف لاہور-

** پی ایچ ڈی اسکالر،شعبہ عربی،بہاالدین زکریا یونیورسٹی،ملتان-

مگرضبطِ راوی میں کچھ کمی ہو اور وہ کمی تعددِ طرق سے دورجائے۔ (۳) حسن لذاتہ وہ حدیث ہےجس کےراویونمیں صحیح لذاتہ کی تمام شرائط پائی جائیں مگرضبطِ رواى میں کمی ہو اور وہ کمی کسی اورذریعےسےپوری نہ ہو۔ (۴)چوتھی قسم حسن لغیرہ ہے۔

حدیث حسن لغیرہ کا معنیٰ ومفہوم

حسن لغیرہ کے معنی ومفہوم کو علوم الحدیث اور مصطلحات الحدیث کے ماہر علماء نے مختلف الفاظ کے ساتھ تعبیر کیا ہےـبنیادی طور پر "حسن لغیرہ" علمائے متاخرین کی اصطلاح ہے اگرچہ اس کا وجود اس خاص نام کے بغیر علمائے متقدمین کے ہاں بھی پایا جاتا ہے۔ بعض علماء نے "حدیث حسن لغیرہ" کی وضاحت "حسن لغیرہ" کی خاص اصطلاح استعمال کر کے کی ہے اور بعض نے اصطلاح کا استعمال کیے بغیر اسی بات کو بیان کر دیا۔

اس فن کے علماء کی بیان کردہ حسن لغیرہ کی تعریفات کاماًل اور نتیجہ یہی ہے کہ ایسی حدیث "حسن لغیرہ"کہلاتی ہے جس میں ضعف یسیر وقریب پایا جاتا ہو جیسے سوء حفظ،جہالت،تدلیس اور مرسل الاسناد ہونا وغیرہ،اور یہ ضعفِ یسیر ،تعددِطرق یعنی کسی متابع یا شاہد کے ذریعے دورہوجائے۔

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں: (وهو الذي يكون حسنه بسبب الاعتضاد، نحو حديث المستور إذا تعددت طرقه).[1]" "وہ حدیث جس کا حسن کسی جابر کی وجہ سے ہو جیسے حدیث مستور جب اس کے متعدد طرق ہوں "۔

(وإن قامت قرينة ترجح جانب قبول ما يتوقف فيه فهو الحسن، أيضا، لا لذاته[2])"اور اگر ایسا قرینہ پایا جائے جو موقوف فیہ حدیث میں قبولیت کو ترجیح دے دے تو وہ حدیث بھی حسن ہے مگر لذاتہ نہیں حسن لغیرہ ہوگی"۔

امام سخاوی "فتح المغیث "میں لکھتے ہیں:

(والحسن لغيره أصله ضعيف، وإنما طرأ عليه الحسن بالعاضد الذي عضده، فاحتمل لوجود العاضد، ولولا العاضد لاستمرت صفة الضعف فيه[3]) "حسن لغیرہ "حسن لغیرہ اصل میں حدیث ضعیف ہے اس پر حُسن کسی جابر کے قوت دینے کی وجہ سے آتا ہے پس وہ ضعف جابر کی وجہ سے دور ہوجاتا ہے۔اور اگر کوئی قوت دینے والا جابر نہ ہو تو اس حدیث میں "صفت ضعف" باقی رہتی ہے"۔نیز امام سخاوی "توضیح الابھر " میں لکھتے ہیں:

(فهو:ما اتصل سنده بالعدل القاصر في الضبط أو بالمضعف بما عدا الكذب، إذا اعتضد من غير شذوذ ولا علة[4]) حسن لغیرہ "وہ حدیث ہے جس کی سند عادل مگر قاصر الضبط راوی سے متصل ہو یا کذب کے علاوہ کسی ضعف کے ساتھ متصل ہو جب اسے تقویت دی جائے اور اس کی سند غیر شاذ اور غیر معلول ہو".

ابو الفرج علامہ ابن جوزی نے "حدیث حسن لغیرہ" کی تعریف درج ذیل الفاظ میں کی ہے اگرچہ خاص اس اصطلاح کو ذکر نہیں کیاہے۔

(ما فيه ضعف قريب محتمل وهذا هو الحسن ويصلح البناء عليه والعمل به[5])"وہ حدیث جس میں ضعف قریب اور محتمل (یعنی دور ہونے والا)ہو اسے حدیث حسن کہتے ہیں، اس پر بناء کرنا اور عمل کرنا درست ہے".

حسن لغیرہ کے مترادف اور ہم معنیٰ الفاظ و تراکیب

حسن لغیرہ کے علاوہ بھی متعدد الفاظ اور تراکیب ایسی ہیں جن کا اطلاق ایسی حدیثِ ضعیف پر ہوتا ہے جس میں ضعفِ یسیر وقریب پایا جاتا ہےاور وہ ضعف ،تعددِطُرق یعنی متابعات و شواھد کے ذریعے دور ہو جائے۔اس فصل میں حسن لغیرہ کے مترادف اور ہم معنیٰ الفاظ کی تحقیق پیش کی جائے گی ،جس سے یہ معلوم ہو گا کہ کسی حدیث کے حسن لغیرہ ہونے کے لیے صراحت کے ساتھ خاص اصطلاح "حسن لغیرہ "کا ہونا ضروری نہیں ،بلکہ ہر وہ لفظ اور ہر وہ ترکیب کافی ہےجو حسن لغیرہ کا مفہوم دے ۔اس بحث سے یہ بھی معلوم ہو گا کہ حسن لغیرہ متقدمین اور متأخرین کے ہاں شائع وذائع ہے اور وہ اس سے حجت پکڑتے ہیں ،اگرچہ بعض محدثین حسن لغیرہ کی خاص اصطلاح کی بجائے دیگر ایسےالفاظ استعمال کرتے ہیں جو حسن لغیرہ کا مفہوم دیتے ہیں۔ذیل میں چند ایسے الفاظ اور تراکیب کو پیش کیا جاتاہےجو حسن لغیرہ کے مترادف کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

(1)الحسن بمجموع الطرق، (2) الحسن لشواهده او لمتابعاته، (3)الحسن المجازى،(4) الحسن لشئى خارج او لامر خارج،(5) الضعيف المنجبر

جمہور محدثین کے نزدیک حجیت حدیث حسن لغیرہ

حسن لغیرہ اصل میں ضعیف حدیث ہوتی ہے مگر چند شرائط کے ساتھ تعددِ طُرق کی وجہ سے اس کا ضعف ختم ہو جاتا ہے۔جمہورمحدثین اور اصولیین کے نزدیک حسن لغیرہ حجت اور مقبول ہے یہ علماء اس حدیث سے حجت پکڑتے،استدلال کرتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔حسن لغیرہ سے استدلال کی بنیاد امام ترمذی(م۲۷۹ھ) کے زمانے میں پڑ گئی

تھی،امام بیہقی(م۴۵۸ھ) کے دور میں اس کو قوت ملی جبکہ اس قوت کی تکمیل حافظ ابن صلاح(م٦۴۳ھ) کےزمانے سے کچھ عرصہ پہلے ہوئی۔ البتہ بعض اہلِ علم اس کے خلاف بھی رائے رکھتے ہیں جو جمہور سے جدا ہونے کے باعث شاذ اور ناقابل قبول ہے۔ ان کے ہاں ضعیف حدیث، دوسری ضعیف سے ملکر قوت حاصل نہیں کرتی بلکہ ضعیف ہی رہتی ہے اگرچہ اس حدیث کی اسناد کثیر ہوں،تعددِ طرق سے بھی انجبارِ ضعف نہیں ہوتا ہے۔کمزور اور ہم مثل متابِع جتنے بھی ہوں اس کی کمزوری دور نہیں ہو سکتی،یہاں تک کہ اگر ایک ہزار ضعیف سندیں بھی ہوں تب بھی اس ضعیف حدیث کا ضعف ختم نہیں ہو سکتا۔ان عدم حجیت کے قائلین میں سے ایک نام حافظ ابن حزم کا بھی ہے۔ذیل میں حدیث حسن لغیرہ کی حجیت کے متعلق جمہور محدثین کے اقوال و دلائل پیش کیے جاتے ہیں۔

امام ترمذی(م۲۷۹ھ) اور حجیت حسن لغیرہ

امام ترمذی نے اپنی "سنن ترمذی"میں"الحدیث الحسن" کی جواصطلاح استعمال کی ہے اس سے ان کی مراد"حدیثِ حسن لغیرہ" ہی ہے آپ ہی وہ ہستی ہیں جنہوں نے حدیث کی اس قسم یعنی"حدیثِ حسن"سے پردہ اٹھایا اور اس خاص اصطلاح سے ان کی مراد کیا ہے اس کو خود ہی واضح کیا۔چنانچہ امام ترمذی" العلل الصغیر" میں لکھتے ہیں:

> "ہم نے اپنی اس کتاب "یعنی سنن ترمذی" میں"حدیث حسن" کی جو اصطلاح استعمال کی ہے اس سے ہماری مراد وہ ہے جو سند کے اعتبار سے حسن ہو۔ہمارے نزدیک "حدیث حسن" وہ حدیث کہلاتی ہے جس کی سند میں کوئی راوی متہم بالکذب نہ ہو،نہ ہی وہ حدیث شاذ ہو اور وہ حدیث تعدد طرق سے مروی بھی ہو"۔[6]

علامہ برہان الدین بقاعی(م۸۸۵ھ) لکھتے ہیں: قال شیخنا:((والترمذيُّ عرَّفَ الحسن لغيرِہ [7]))" میرے شیخ (حافظ ابن حجر عسقلانی)فرماتے ہیں کہ امام ترمذی نے حسن لغیرہ کو متعارف کروایا ہے"۔زین الدین انصاری (م۹۲٦ھ)، امام ترمذی کی مراد واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ((قال فیه: حسن فقط، وھو الحسن لغیرہ[8])) "جس حدیث کے بارے میں امام ترمذی نے فقط "حسن"کی اصطلاح استعمال کی ہے اس سے ان کی مراد حسن لغیرہ ہے"۔

امام بیہقی(م۴۵۸ھ)اور حجیت حسن لغیرہ

امام بیہقی حسن لغیرہ کی حجیت کے قائل ہیں،کِبار تابعین کی مرسل حدیث آپ کے نزدیک حجت ہے ۔آپ اس بات کو بیان کرتے ہیں کہ مختلف مرسل حدیثیں مل کر قوت پا جاتی اور قبولیت کا درجہ حاصل کر لیتی ہیں ۔اس پر ان کی کتب میں موجود درج ذیل نصوص شاہد ہیں۔آپ" دلائل النبوہ" میں لکھتے ہیں:

"مرسل روایت کرنے والا کِبار تابعین میں سے ہو،وہ تابعین کہ ان سے حدیث سننے والے جب ان کا تذکرہ کریں تو عادل شخص کی حیثیت سے اور ان کی خبر کی توثیق بھی کریں-اس طرح کا تابعی جب مرسل روایت کرے تو پھر اس کی مرسل کےبارے میں غور و فکر کیا جائے گا (۱) اگر اس مرسل حدیث کو کوئی دوسری مرسل حدیث تقویت دے (۲)یا پھر اس مرسل کے موافق کسی صحابی کا قول مل جائے(۳)یا پھر عام اہلِ علم کا اس مرسل حدیث پر عمل ہو-ان شرائط کے ساتھ ہم حدیثِ مرسل کو احکام میں قبول کرتے ہیں"-[9]

حافظ ابن صلاح(م٦۴۳ھ)اور حجیت حسن لغیرہ

"حدیث حسن لغیرہ وہ حدیث ہے جس کی سند کے راویوں میں سے کوئی ایسا مستور ہو جس کی اہلیت متحقق نہ ہو،اور وہ راوی اپنی مروی حدیث میں غافل اور کثیر الخطاء نہ ہو اور وہ حدیث میں متہم بالکذب نہ ہو یعنی اس سے حدیث کے بارے میں جان بوجھ کے جھوٹ بولنا ظاہر نہ ہو اور نہ ہی اور کوئی سبب فسق ہو- اس کے ساتھ ساتھ متن حدیث معروف ہو بایں طور پرکہ اس کا کوئی ایک یا ایک سے زائد متابع یا شاہد موجود ہو -یہاں تک کہ وہ اس متابع یا شاہد سے تقویت حاصل کرے- اس سے شاذ اور منکر حدیث "حسن لغیرہ" کی تعریف سے نکل جائیں گی،امام ترمذی کا کلام بیان کردہ" حدیث حسن" کی قسم کے قبیل سے ہے"-[10]

امام نووی(م۶۷۶ھ) اور حجیت حسن لغیرہ

امام نووی کی کئی نصوص اس بات کی شاہد ہیں کہ آپ حسن لغیرہ کی حجیت کے قائل ہیں-ان میں سے دو بطور نمونہ پیش کی جاتی ہیں-

"جب کوئی حدیث مختلف ضعیف سندوں سے مروی ہو تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ مطلقاً مجموعہ سے وہ حسن بن جائے بلکہ وہ حدیث جو راوی کے سوءِ حفظ کی وجہ سے ضعیف ہو، مگر وہ راوی صادق و امین ہو تو پھر اس حدیث کا ضعف ،تعددِ طُرق سے زائل ہو جاتا ہے اور حدیث حسن بن جاتی ہے"-[11]

امام نووی مزید لکھتے ہیں:

(إن كانت أسانيد مفرداتها ضعيفة فمجموعها يقوي بعضه بعضا ويصير الحديث حسنا ويحتج به[12])"اگرچہ حدیث کی سندیں متفرد طور پر ضعیف ہیں

مگر مجموعی طور پر ایک سند، دوسری کو قوی کر دیتی ہے اور حدیث، حسن بن جاتی ہے اور اس سے استدلال بھی کیا جاتا ہے"۔

علامہ زیلعی(م۷۶۲ھ)اور حجیت حسن لغیرہ

علامہ زیلعی کی متعدد نصوص اس پر شاہد ہیں کہ آپ حسن لغیرہ کی حجیت کے قائل ہیں۔ ایک حدیث کے تحت آپ فرماتے ہیں:

(فالحديث مرسل، ولكنه يتقوى بغيره من الأحاديث المرفوعة، والموقوفة[13]) "یہ حدیث اگرچہ مرسل ہے مگر دیگر مرفوع اور موقوف حدیثوں سے مل کر قوی ہو جاتی ہے"۔

امام زرکشی(م۷۹۴ھ) اور حجیت حسن لغیرہ

علامہ زرکشی حسن لغیرہ کی حجیت کے قائل ہیں ،آپ اس بات کو مانتے ہیں کہ کسی حدیث کے متعدد ضعیف طُرق ہوں تو اجتماعی طور پر وہ حدیث قوت پا جاتی ہے ۔ابن حزم کا یہ مئوقف ہے کہ اگر کسی حدیث کی ایک ہزار سندیں بھی ہوں تو حدیث کو قوت نہیں ملتی بلکہ وہ ضعیف کی ضعیف ہی رہتی ہے۔امام زرکشی اس مئوقف کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

(شذ ابْن حزم عَن الْجُمْهُور... لِأَن الْهَيْئَة الاجتماعية لَهَا أثر[14])"ابن حزم نےجمہور علماء سے الگ مئوقف اختیار کیا ---اس کی دلیل یہ ہے کہ ہیتِ اجتماعیہ کا اپنا ایک اثر ہوتا ہے"۔

حافظ عراقی(م۸۰۶ھ) اور حجیت حسن لغیرہ

حافظ عراقی ضعفِ یسیر کے تعدد طُرق سے دور ہونے کے قائل ہیں،اسی کا نام حسن لغیرہ ہے۔آپ لکھتے ہیں:

"اگر یہ کہا جائے کہ حدیثِ ضعیف حجت ہے--- تو تُو کہہ کہ جب وہ ایسی حدیث کے ساتھ موصوف ہوجس کے راوی میں سوءِ حفظ کا عیب ہو---اس کا ضعف دور ہو جائے گا جب متعدد طُرق سے ہو اور اگر ضعف کذبِ راوی کی وجہ سے یا حدیث شاذ ہو،---یا ضعفِ قوی ہو تو ضعف دور نہیں ہو گا"[15]

حافظ ابن حجر عسقلانی(م۸۵۲ھ)اور حجیت حسن لغیرہ

حافظ ابن حجر عسقلانی بھی حسن لغیرہ کی حجیت کے قائل ہیں،اس پر آپ کی درج ذیل کتب شاہد ہیں،فتح الباری،نخبة الفكر،التلخيص

الحبیر،موافقة الخُبر الخَبر،القول المسدد،نتائج الافکار، الدرایہ، الاجوبہ،الامالی **المطلقہ، بلوغ المرام** وغیرہ۔ذیل میں حجیتِ حسن لغیرہ کے بارے میں آپ کی عبارات پیش کی جاتی ہیں۔ایک مقام پر فرماتے ہیں:

(والحسن لغيره: ما ورد من طريقين فأكثر، لا يخلو واحد منها من ضعف إلا أنها بمجموعها ترقى بالحديث إلى درجة الحسن لغيره بشرط أن يكون الضعف غير شديد[16])"حسن لغیرہ وہ حدیث ہے جو دو یا دو سے زیادہ سندوں سے مروی ہو،ان میں سے ہر سند میں ضعف موجود ہو،مگر مجموعی اسناد کی وجہ سے وہ حدیث ضعف سے نکل کر حسن لغیرہ کے درجہ کی طرف ترقی پا لیتی ہے۔مگر اس شرط کے ساتھ کہ اس ضعیف حدیث میں ضعفِ غیرِ شدید پایا جائے"۔آپ" اجوبۃ الحافظ" میں فرماتے ہیں: (واذا جاء الخبر من طریقین کل منهما ضعیف،قوی احد الطریقین بالاخر[17])"جب ایک حدیث دو مختلف سندوں سے مروی ہو، ان میں سے ہر ایک ضعیف ہو تو ایک سند دوسری سند کو قوی کر دیتی ہے"۔آپ" بلوغ المرام" میں لکھتے ہیں: (كُلُّهَا ضَعِيفَةٌ، لَكِنْ قَدْ يَقْوَى بَعْضُهَا بِبَعْضٍ[18])"اس حدیث کی تمام اسناد ضعیف ہیں مگر ایک ضعیف سند، دوسری ضعیف کو قوی کرتی ہے"۔

نوٹ:حافظ ابن حجر عسقلانی کی مذکورہ بالا نصوص واضح کرتی ہیں کہ آپ نے بڑی وسعت کے ساتھ حسن لغیرہ کو قبول کیا ، آپ اس کو حجت مانتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔آپ اس بات کے قائل ہیں کہ تعددِ طُرق کی وجہ سے حدیث،ضعف کے درجے سے نکل کر قوت پاتی اور حسن لغیرہ بن جاتی ہے۔

امام سخاوی(م۹۰۲ھ) اور حجیت حسن لغیرہ

آپ "فتح المغیث" میں لکھتے ہیں:(وهو) أي الحسن لذاته عند الجمهور، وكذا لغيره كما اقتضاه النظم (بأقسام الصحيح ملحق حجية) أي: في الاحتجاج[19])."جمہور کے نزدیک حسن لذاتہ اور حسن لغیرہ دونوں،حجت ہونے میں صحیح کی اقسام کے ساتھ لاحق ہوتی ہیں"۔

امام سیوطی(م۹۱۱ھ) اور حجیت حسن لغیرہ

آپ فرماتے ہیں: (ولا بدع في الاحتجاج بحديث له طريقان لو انفرد كل منهما لم يكن حجة، كما في المرسل، إذا ورد من وجه آخر مسند، أو وافقه مرسل

آخر[20])"ایسی حدیث سے استدلال کرنے میں کوئی تعجب نہیں جو دو مختلف سندوں سےمروی ہو،اگرچہ ان میں ہر ایک انفرادی طور پر حجت نہیں،جیسا کہ حدیثِ مرسل میں ہوتا ہے جب وہ دوسرے مسند طریق سے مروی ہو یا دوسری مرسل حدیث اس کے موافق ہو"-" احادیث اگرچہ انفرادی طور پر ضعیف ہیں لیکن ایک ضعیف ، دوسری کو قوی کر تی ہے"-

حسن لغیرہ کی حجیت کےدلائل

دلیلِ اول:تعددِ طُرق سے ثبوتِ حدیث کی معرفت

حدیث اگر متعدد طریقوں سے روایت کی جائے اور وہ سب ضُعف رکھتے ہوں تو ضعیف ضعیف مل کر بھی قوت حاصل کر لیتے ہیں،بلکہ اگر ضُعف غایت شدت و قوت پر نہ ہو تو جبرِ نقصان ہو کر حدیث درجہ صحت تک پہنچتی ہے-جب بھی کسی حدیث پرحکمِ ضعف لگتا ہے تو اس کی بنیاد اور حقیقت یہ ہوتی ہے کہ ضعیف راوی کے بارے میں علم نہیں ہوتا کہ آیا وہ اپنی مروی میں ضابط ہے یا نہیں اس احتمال کی وجہ سے حدیث کو ضعیف کہہ دیا جاتا ہے-راوی کی حالت کے بارے میں عدمِ علم اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اس حدیث پرحکمِ ثبوت نہ لگایا جائے،عدمِ علم اس بات کا مقتضی نہیں ہوتا کہ حدیث کو باطل ،موضوع اور من گھڑت کہہ دیا جائے -جب اصل حدیث کے لیے متابِع یا شواھد مل جاتے ہیں تو وہ احتمال دور ہو جاتا ہے اور یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ ضعیف راوی اپنی مروی میں ضابط ہے کیونکہ عدمِ علم ،علم بالعدم کو مستلزم نہیں ہوتا-اس بات کو محدثین نے بڑے واضح طور پر بیان کیا ہے-حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

"جب کمزور حافظے والے راوی کا کوئی متابِع مل جائے جو اس سے فوق ہو یا اس کے مثل مگر اس سے کم درجے کا نہ ہو،اسی طرح مختلط،مستور،سند مرسل ہو اور اسی طرح راوی مدلس ہو کہ محذوف کی معرفت نہ ہو رہی ہو-ان سب راویوں کی حدیث حسن لغیرہ ہو جائے گی،لذاتہ نہیں-ضعیف حدیث متاِبع اور متابَع سے مل کر باعتبار مجموعی حسن لغیرہ بنے گی-اس کی دلیل یہ ہےکہ ان سب راویوں کےانفرادی طور پر معتبر ہونے اور نہ ہونے کا احتمال تھا لیکن جب ان کے موافق روایات آ گئیں تو دو احتمالوں میں سے ایک جانب ترجیح پا گئی-رہی اس بات کی دلیل ہے کہ حدیث حقیقت میں محفوظ ہے اور توقف کے درجے سے قبولیت کے درجے کی جانب ترقی پا گئی-یہ بات اپنی جگہ درست

کہ قبولیت کا درجہ پانے کے باوجود اس کا رتبہ حسن لذاتہ سے کم ہی ہے"۔[21]

نوٹ:حافظ ابن حجر عسقلانی کی مذکورہ بالا عبارت بالکل واضح کرتی ہےکہ حدیث ضعیف میں راوی کے غیرِ معتبر ہونے کا احتمال تعدد طرق سے زائل ہو جاتا ہے اور یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ نفسِ حدیث موجود ہے اور کا ثبوت پایا جاتا ہے۔علامہ علی قاری حنفی لکھتے ہیں:

(لأن تعدد طرقها يورثها قوة أي قوة، وترقيها إلى درجة الحسن لغيره، وهو حجة في الأحكام[22]) تعدد طرق قوت پیدا کرتا ہے اور حدیث کو ضعف سے حسن لغیرہ کی طرف ترقی دیتا ہے اور وہ احکام میں حجت ہے۔آپ "موضوعاتِ کبریٰ" میں لکھتے ہیں: (تعدد الطرق ولو ضعفت يرقي الحديث إلى الحسن[23]) "اگر ضعیف حدیثیں متعدد سندوں سے مروی ہوں تو حدیث ضعیف،حسن کی جانب ترقی پا جاتی ہے"۔

نوٹ:علامہ علی قاری کی مذکورہ بالا نصوص واضح کرتی ہیں کہ ضعیف حدیث کو جس احتمال کی وجہ سے قبول نہیں کیا جاتا وہ تعدد طرق سے رفع ہو جاتا ہےلہذا معلوم ہوا کہ حسن لغیرہ حجت ہے۔

دلیلِ دوم:آئمہ دین کا حدیث حسن لغیرہ پر عمل

اہلِ علم کے عمل کر لینے سے بھی حدیث قوت پاتی ہے اگرچہ سند ضعیف ہو۔حسن لغیرہ کا حجت ہونا اورضعیف کا دوسری ضعیف سے مل کر قوت پانا اس پرامام شافعی،امام احمد بن حنبل،امام ترمذی،امام بیہقی جیسے آئمہ کا عمل خود دلیل ہے۔حافظ ابن صلاح نے حسن لغیرہ کی حجیت پر استدلال امام شافعی کے اس کلام سے کیا ہے جو انہوں نے حدیث مرسل کے بارے میں کیا ہے۔آپ لکھتے ہیں:

"جب بعض شافعی فقہاء نے حدیث مرسل کے حجت ہونے کو بعید جانا تو ہم نے ان کے لیے تابعین کی مرسل کے حوالے سے امام شافعی کی نص پیش کی۔امام شافعی کبیر تابعی کی مرسل کو مشروط قبول کرتے ہیں(ا)مرسل کی مثل جب مسند حدیث ہو(۲)یا دوسری کوئی مرسل ہی اس کے موافق ہو"۔چند اور بھی شرائط ہیں۔[24]

حافظ ابن رجب حنبلی لکھتے ہیں:

> (كان الإمام أحمد يحتج بالحديث الضعيف الذي لم يردخلافه،ومراده بالضعيف قريب من مراد الترمذی بالحسن[25]) "امام احمد اس حدیثِ ضعیف سے استدلال کرتے ہیں جس کےخلاف کوئی حدیث نہ ہو۔آپ کی حدیث ضعیف سے مراد وہ حدیث ہے جو امام ترمذی کی حدیث حسن کے قریب ہے"۔

دلیل سوم:حدیثِ ضعیف،بتعدد طرق بدرجہ اولیٰ حجت

فقہاء اور کثیر محدثین اس حدیثِ ضعیف کو قیاس پر مقدم کرتے ہیں جس کے موافق نہ تو کوئی دوسری حدیث ہو اور نہ ہی کوئی معارض حدیث ہو۔ان کے اس عمل سے استدلال کیا جا سکتا ہے کہ حدیث حسن لغیرہ حجت ہے اس لیے کہ جب وہ اس حدیثِ ضعیف سے دلیل پکڑتے ہیں جو متعدد طُرق سے مروی نہ ہو تو پھر وہ حدیث ضعیف بدرجہ اولیٰ حجت ہو سکتی ہے جو متعدد طریقوں سے مروی ہو۔ابن مَنذرہ (۳۹۵ھ)،امام ابو داود کی شرائط کے ضمن میں لکھتے ہیں:

> "امام ابوداود اسی طرح حدیث کے ماخذ کو لیتے تھے اور ضعیف اسناد کی تخریج کرتے تھے۔اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ کے نزدیک ضعیف حدیث قیاس سے زیادہ قوی ہے"۔[26]

دلیل چہارم:کثیر احکامِ شریعت کی بنیادحدیث حسن لغیرہ

آئمہ دین نے احادیثِ حسن لغیرہ سے کثیر احکامات مستنبط کیے ہیں اگر اس کی عدمِ حجیت کا قول لیا جائے تو پھر کثیر احکامات کا ضیاع لازم آتا ہے۔

حجیت حدیث حسن لغیرہ کی شرائط

محدثین کے نزدیک ایسی ضعیف حدیث جس میں شدید قسم کا ضعف نہ ہو تو تعددِطُرق کے سبب وہ ضعیف حدیث قوت پا کر حسن لغیرہ کے مرتبہ کو پہنچ جاتی ہے۔ان علما ء کے نزدیک تعدد طُرق کی صورت میں حدیثِ ضعیف کی تقویت کی بنیادی شرط یہ ہے کہ اس حدیث میں ضعفِ شدید نہ پایا جاتا ہو بلکہ ضعفِ غیرِ شدید ہو۔ آئمہ نے تصریح کی ہے کہ ضعفِ یسیر ہو تو اس کا جبر نقصان ہو جاتا ہےجبکہ ضعفِ شدید کا جبر نقصان نہیں ہوتا ہے۔ ضعفِ غیرِ شدید کے لیے محدثین ضعفِ یسیر،ضعف خفیف،ضعفِ قریب، ضعفِ محتمل،ضعفِ قلیل اور ضعفِ منجبر جیسی اصطلاحات استعمال کرتے ہیں۔

بعض محدثین نے بیان کیا ہے کہ ضعیف حدیث کا ضعف تعدد طرق کی وجہ سے اس وقت ختم ہوتا ہے جب متابع یا شاهد اصل حدیث کے مساوی ہو یا اس سے بھی اعلیٰ ہو۔ادنیٰ ہونے کی صورت میں ضعیف حدیث تقویت حاصل نہیں کر سکتی جب کہ بعض محدثین نے یہ قول بھی بیان کیا ہے کہ اگر ادنیٰ متابع یا شاهد بھی ہو تو حدیثِ ضعیف قوت پا لیتی ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

(ومتى توبع السيء الحفظ بمعتبركأن يكون فوقه، أو مثله، لا دونه، وكذا المختلط الذي لم يتميز، والمستور، والإسناد المرسل، وكذا المدلس إذا لم يعرف المحذوف منه صار حديثهم حسنا، لا لذاته[27])اس عبارت میں امام ابن حجر عسقلانی نے فوق یا مثل متابع اور شاهد کی صورت میں ضعف کے ختم ہونے کا قول بیان کیا ہے جبکہ لا دونه کہہ کر ادنیٰ کی نفی بیان کی ہے۔

اس تعلق سے آئمہ کی نصوص پیش کی جاتی ہیں کہ کون سا ضعف،ضعفِ یسیر کے تحت اور کون سا ضعفِ شدید کے تحت داخل ہوتا ہے۔

امام ترمذی کی بیان کردہ شرائط

امام ترمذی نے تقویت حدیث ضعیف کی درج ذیل شرائط بیان کی ہیں:
(۱)راوی متهم بالکذب نہ ہو
(۲)حدیث شاذ نہ ہو　(۳)حدیث دیگر سندوں سے بھی مروی ہو۔امام ترمذی کی مذکورہ بالا عبارت سے معلوم ہوا کہ آپ کےنزدیک حدیثِ ضعیف کو اس وقت تقویت ملتی ہے جب اس میں کوئی بھی راوی متهم بالکذب نہ ہو،وہ حدیث شاذ نہ ہو،اور وہ متعدد طُرق سے مروی بھی ہو۔[28])

حافظ عراقی کی بیان کردہ شرائط

حافظ عراقی " الفیۃ العراقی" میں حسن لغیرہ کی یہ شرائط بیان کرتے ہیں:(۱)سوء الحفظ کا جبرِنقصان ہو جاتا ہے
(۲)مرسل کا جبرِ نقصان ہو جاتا ہے　(۳)راوی کذب کے ساتھ موصوف ہو،حدیث شاذ ہو یا راوی شدید الضعف ہو تو ان صورتوں میں جبرِ نقصان نہیں ہو گا۔[29])

حافظ ابن صلاح کی بیان کردہ شرائط

حافظ ابن صلاح کے مطابق قابل زوال اور ناقابل زوال ضعف درج ذیل ہیں:
(۱)سوء حفظ(قابل زوال)

(۲)ارسال(قابل زوال) (۳)راوی کا متہم بالکذب ہونا(نا قابل زوال)[30]

امام نووی کی بیان کردہ شرائط

امام نووی "التقریب "میں ضعفِ منجبر اور غیرِ منجبر کی تفصیل یوں بیان کرتے ہیں:(۱)ضعف الحفظ (ضعف منجبر)(۲)ضعف الارسال (ضعف منجبر)(۳)فسقِ راوی کا ضعف(ضعف غیرِمنجبر)[31])

حافظ ابن حجر عسقلانی کی بیان کردہ شرائط

امام ابن حجر عسقلانی نے ضعف غیرِ شدید میں ان کا شمار کیا ہے:(۱)سوء الحفظ (۲)مختلط (۳)مستور (۴)مرسل (۵)مدلس[32]

امام سیوطی کی بیان کردہ شرائط

امام سیوطی "الفیۃ السیوطی" میں منجبر اور غیر منجبر ضعف کا یوں ذکر کرتے ہیں :(۱)سوء الحفظ(ضعفِ منجبر) (۲)ارسال(ضعفِ منجبر) (۳)جہالتِ راوی(ضعفِ منجبر) (۴)فسق(ضعفِ غیرِ منجبر) (۵)متہم بالکذب (ضعفِ غیرِ منجبر)[33])

امام سیوطی" تدریب الراوی" میں ضعف مئوثَر اور غیرِمئوثَر کو یوں بیان کرتے ہیں(۱)سوء الحفظ(مئوثَر) (۲)ارسال(مئوثَر) (۳)تدلیس(مئوثَر) (۴)جہالتِ رجال(مئوثَر) (۵)فسقِ راوی(غیرِمئوثَر) (٦)کذبِ راوی(غیرِ مئوثَر)[34]).

امام سخاوی کی بیان کردہ شرائط

امام سخاوی کے مطابق درج ذیل ضعف تقویت پا جاتے ہیں:(۱)ضعف فی الضبط (۲)کذب کے علاوہ ضعف (۳)غیرِ شاذ (۴)غیرِ معلول[35]).امام سخاوی کی توضیح الابہر کے مطابق درج ذیل ضعف،ضعفِ منجبر کے تحت آتے ہیں:

(۱)مستور (۲)غیرِ مغفل (۳)غیرِ کثیر الخطاء
(۴)غیرِ متہم بالکذب (۵)غیرِ مفسق [36]).

امام سخاوی "فتح المغیث" میں منجبر اور غیر منجبر ضعف کو یوں بیان کرتے ہیں:(۱)سوءالحفظ(منجبر) (۲)اختلاط(منجبر)

(۳)تدلیس(منجبر) (۴)کذبِ راوی(غیرِ منجبر)
(۵)شاذ(غیرِ منجبر) (٦)کذبِ راوی اور شاذ کے علاوہ ایسا ضعفِ قوی جو رد کا تقاضا کرے(غیرِمنجبر)[37])

ضعفِ یسیر اور ضعف شدید کا خلاصہ

مذکورہ بالا آئمہ کی بیان کردہ نصوص کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ درج ذیل ضعف،ضعفِ یسیر کے تحت داخل ہیں۔(۱)سوءالحفظ(۲) مستور،مجہول الحال (۳)غیرِ مغفل(۴)غیرِ کثیر الخطاء (۵)غیرِ متهم بالكذب (۶)ضعف فی الضبط(۷) غیرِ شاذ (۸)غیرِ معلول(۹) غیرِ مفسق (۱۰)اختلاط(۱۱) تدلیس (۱۲)جہالتِ رجال (۱۳)ضعف الانقطاع (۱۴)ضعف الحفظ (۱۵) ضعف الارسال ۔

اور درج ذیل ضعف،ضعفِ شدید کے تحت داخل ہیں(۱)کذبِ راوی(۲)متهم بالكذب(۳) فسقِ راوی(۴) راوی کا متهم بالفسق ہونا(۵) الكذب المختلق (۶)شاذ(۷) کذبِ راوی اور شاذ کے علاوہ ایسا ضعفِ قوی جو رد کا تقاضا کرے(۸)فحش الغلط (۹)كثرة الغفلت۔

تقویت حدیث ضعیف کی مثالیں

(۱)تقویت حدیث موصوف بالسوءالحفظ کی مثال

امام ترمذی روایت کرتے ہیں:

> "عاصم بن عبید اللہ کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ کو اپنے والد کے متعلق کہتے سنا کہ بنی فزارہ میں سے ایک خاتون نے جوتے کے ایک جوڑے کے مہر پر نکاح کر لیا،تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے ارشاد فرمایا:کیا تو جوتے کے ایک جوڑے کے بدلے اپنے نفس اور مال سے راضی ہے؟ اس خاتون نے عرض کی جی ہاں،راوی کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نکاح کو جائز قرار دیا"۔[38]

راوی" عاصم "پر جرح اور تعدد طرق کے سبب حدیث کی تقویت

امام ترمذی کی بیان کردہ حدیث کی سند میں ایک راوی عاصم بن عبید اللہ بھی ہے جس کی آئمہ نے تضعیف کی ہے اور اس راوی کو سیئی الحفظ قرار دیا ہے اس کے باوجود تعدد طرق کے سبب امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن(لغیرہ) قرار دیا ہے ۔اس پر حافظ ابن حجر،امام سیوطی اور علامہ عبد الرؤوف مناوی کے اقوال پیش کیے جاتے ہیں۔

(۱)امام ابن حجر عسقلانی مذکورہ حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:"امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن(لغیرہ) ہے۔اس باب میں حضرت عمر،حضرت ابو ہریرہ،حضرت عائشہ اور حضرت ابو حدرد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں، بہت سے محدثین نے اسے ذکر کیا ہے۔مذکورہ سند میں ایک راوی عاصم بن عبید اللہ بھی ہے جسے جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے اور اسے سوئے حفظ کے ساتھ متصف کیا ہے۔اس کے باوجود امام ترمذی نے اس حدیث کو متعدد طرق سے مروی ہونے کی وجہ سے حسن (لغیرہ) قرار دیا ہے"۔[39]

(۲)امام سیوطی لکھتے ہیں: (فعاصم ضعيف لسوء حفظه، وقد حسن له الترمذي هذا الحديث لمجيئه من غير وجه[40])"اس سند میں ایک راوی عاصم سوئے حفظ کے سبب ضعیف ہے مگر متعدد سندوں کی وجہ سے امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن(لغیرہ)قرار دیا ہے"۔

(۳)علامہ عبد الرؤوف مناوی لکھتے ہیں: امام ترمذی فرماتے ہیں اس باب میں حضرت عمر،حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔امام ترمذی نے عاصم راوی کے علاوہ بھی اس حدیث کے مروی ہونے کی وجہ سے اسے حسن(لغیرہ)قرار دیا ہے"۔[41]

(۲)تقویتِ حدیثِ موصوف بالخطاءکی مثال

امام ترمذی روایت کرتے ہیں: (عن مجالد، عن أبي الوداك، عن أبي سعيد قال: كان عندنا خمر ليتيم فلما نزلت المائدة سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عنه، وقلت: إنه ليتيم، فقال: أهريقوه[42])"

حضرت مجاھد،ابو وداک سے وہ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمارے پاس سرکہ بنانے کے لیے شراب موجود تھی جب سورہ مائدہ نازل ہوئی تو میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سوال کیا کہ آقا یہ شراب تو سرکہ بنانے کے لیے ہے اس کا کیا حکم ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:اس کو بہا دو"۔(ضائع کردو)

راوی پر جرح اور تعدد طرق کے سبب تقویتِ حدیث

امام ابن حجر عسقلانی مذکورہ بالا حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:

> "امام ترمذی نے جن احادیث کو حسن(لغیرہ)قرار دیا ہے ان میں سے ایک موصوف بالغلط اور موصوف بالخطاء سے مروی حدیث بھی ہے---(امام ترمذی کی حدیث نقل کرنے کے بعد حافظ فرماتے

ہیں)امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا،میں یہ کہتا ہوں کہ اس سند میں ایک راوی "مجاھد"موصوف بالغلط اور موصوف بالخطاء ہے اس کے باوجود آپ نے اس حدیث کو حضرت انس وغیرہ رضی اللہ عنہم کے طریق سے بھی مروی ہونے کی وجہ سے حسن(لغیرہ)قرار دیا ہے"۔[43]

(۳)حدیث منقطع کی تقویت کی مثال

"ابو البختری حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ سے حضرتِ عباس رضی اللہ عنہ کےبارے میں فرمایا:"بے شک آدمی کا چچا اس کے باپ کی مثل ہوتا ہے"--- امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن(لغیرہ) ہے"۔[44]

تعدد طرق کے سبب تقویت حدیث

امام ترمذی نے جن حدیثوں کو حسن قرار دیا ان میں سے بعض کی مثالیں حافظ ابن حجر عسقلانی نے بیان کی اور یہ بھی بتایا کہ وجہِ ضعف کس قسم کا تھا اور اس کا انجبارِ ضعف کیسے ہوا؟ آپ نے تقویت حدیثِ منقطع کی مثال میں امام ترمذی کی مذکورہ بالا حدیث بیان کی اور پھر اس کی سند پر بحث بھی کی چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی "النکت" میں لکھتے ہیں:

میں کہتا ہوں کہ ابو البختری سعید بن فیروز کا حضرتِ علی رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں لہذا اس حدیث کی سند منقطع ہے،اس کے باوجود امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا اس دلیل کی بنیاد پر کہ اس حدیث کے شواھد حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وغیرہ کے طریق موجود ہیں۔[45]

خلاصہ بحث

زیر نظر مضمون کا خلاصہ یہ ہےکہ جمہور محدثین کے نزدیک حدیث حسن لغیرہ حجت اور قابل قبول ہے ۔ مگر اس میں ایک بنیادی اور اہم شرط یہ ہے کہ حدیث ضعیف میں ضعف خفیف و یسیر (سوءالحفظ انقطاع، ارسال وغیرہ)ہوتو ہی تعدد طرق یعنی متابع اور شواھد کی وجہ سے حدیث ،ضعف کے درجہ سے نکل کر حسن لغیرہ کے درجہ کی طرف ترقی پا تی ہے۔جمہور محدثین نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ اگر ضعف شدید(کذب راوی،راوی پر کذب کی تہمت اور فسق راوی وغیرہ) ہو تو ایسی

حدیث تعدد طرق اور دیگر سندوں کے باوجود ضعیف کی ضعیف ہی رہتی ہے۔

حواشی و حوالہ جات

[1]- ابن حجر ، احمد بن علی ،نزهة النظر في توضيح نخبة الفكرفي مصطلح أهل الأثر ، مطبعة سفير بالرياض ، ۱۴۲۲ھ , ص:۷۸۔

Ibn-i-hajar, Ahmad bin Ali, Nuzha-tul-nazr fe tozeeh Nuhba-tul-Fikr fe mustalh Ahlulasar, Matba safeer bilriaz.

[2]- بحوالہ بالا،ص۶۸۔

Ibid.

[3]- السخاوي ، محمد بن عبد الرحمن ،فتح المغيث بشرح الفية الحديث للعراقي ، مطبعة مكتبة السنة مصر ،1424ھ ،ص90

Alsakhavi, Muhammad bin Abdur Rahman, Fath-ul-mghith besharh ul hadith liliraqi, Matba maktaba tulsana misar.

[4]- بحوالہ بالا،ص۳۳۔

Ibid.

[5]- ابن جوزي ، عبد الرحمن بن علي ، الموضوعات، المكتبة السلفية بالمدينة المنورة ، 1486 ھ ، ص35.

Ibin Jozi, Abdur Rahman bin Ali, Almudaut, Almaktaba tul salfia bilmadina Almonawara.

[6]- الترمذي ، محمد بن عيسى ، العلل الصغير ، دار إحياء التراث العربي بيروت ، ص758

Al-Tirmizi, Muhammad bin easa, Al-Ilal ul Saghir, Dar Ihya ul Turath ul Arbi birut.

[7]- البقاعی ، إبراهيم بن عمر ، النكت الوفية بما في شرح الألفية ،مكتبة الرشد ، 1428 ھ ،ص224

Al-biqae, Ibrahim bin Umar, Alnakt ul wafia bima fe sharh ul Alfia, Maktabat urushd.

[8]- زين الدين، زكريا بن محمد ،فتح الباقي بشرح ألفية العراقي ، دار الكتب العلمية ، 1422 ھ ،ص145

Zain uldin, Zikria bin Muhammad, Fath ul baqi besharh Al sharh ul Alfia Aliraqi, Dar Kutubul Ilmia.

[9]-البيهقي،أحمد بن الحسين ، دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة ،دار الكتب العلمية بيروت، 1405 ھ ، ص39

Albehqi, Ahmad bin Alhusain, Dlail ul Nubowa wa marifa Ahwal sahib Al-sharia, Dar ul kutob ul ilmia berut.

[10]- ابن الصلاح، عثمان بن عبد الرحمن،مقدمة ابن الصلاح ، دار الفكر المعاصر بيروت، 1406 ھ ص31

Ibin Alsalah, Usman bin Abdur Rahman, Muqadma Ibin Alsalah, Dar ul Fikr Almasir berut.

[11]- النووي ، يحيى بن شرف،التقريب والتيسير لمعرفة سنن البشير النذير في أصول الحديث ،دار الكتاب العربي، بيروت ، 1405ھ ، ص31

Al-Navavi, Yahya bin sharf, Altaqrib wa Altaisir Limarfa sunan Albashir Alnazir fe Asool Al hadith, Dar Alkutub Alarbi, berut.

[12]- النووي، يحيى بن شرف،المجموع شرح المهذب ، دار الفكر ، ج7،ص197

Al-Navavi, Yahya bin sharf, Almajmo sharh ul mohazzib, Dar Alfikar.

[13]- الزيلعي،عبد الله بن يوسف،نصب الراية لأحاديث الهداية، مؤسسة الريان للطباعة والنشر،بيروت لبنان، 1418ھ، ج3،ص.358

Al-Zailae`,Abdullah bin yausuf,Nasb Al-Rayah Li Aha'di`s Al-Hidayah, Mussisat Al-Rayyan,Beirut,Lebonan,1418 AH.

[14]-الزركشی،محمد بن عبد الله ،النکت على مقدمة ابن الصلاح،أضواء السلف الرياض،1419ھ ج1،ص322

Al-Zarkashi`,Muhmmad Bin Abdullah,Al-Nukat Ela` Muqadmat Ibn Salah, Adwa' Al-Salf,Al-Riyaz,1419 AH.

[15]- العراقي،عبد الرحيم بن الحسين،ألفية العراقي ،مكتبة دار المنهاج للنشر والتوزيع، الرياض، 1428ھ، ص98

Al-Ira'qi,Abd Al-Rahim Bin Al-Hussain,Alfiyat Al-Iraqi,Maktabah Dar Al-Minhaj,Al-Riyaz,1428 AH.

[16]-ابن حجر،احمد بن علی،التلخيص الحبير في تخريج أحاديث الرافعي الكبير،دار الكتب العلمية،1419ھ، ص8

Ibn E Hajar,Ahmad Bin Ali,Al-Talkhi`s Al-Habi`r Fi Takhri`j Aha`dis Al-Rafae` Al-Kabi`r,Dar Al-Kuutub Al-Ilmiyah,1419 AH.

[17]- ابن حجر، احمد بن علی ،اجوبة الحافظ ابن حجر عن احاديث المصابيح،مع لمعات التنقيح،دار النوادر، سوريا-دمشق،1435ھ، ج 10،ص12

Ibn E Hajar,Ahmad Bin Ali,Ajvibat Al-Hafiz Abn Hajar A'n Aha`dis Al-Masabi`h,Dar Al-Nawadir,Damuscus,1435 AH.

[18]-ابن حجر،احمد بن علی،بلوغ المرام من أدلة الأحكام،دار القبس للنشر والتوزيع،الرياض، 1435ھ،ص372

Ibn e Hjar,Ahmad Bin Ali,Blu`gh Al-Mara`m A'n Adillat Al-Klam,Dar Al-Qubs,Al-Riyaz,1435 AH.

[19]-السخاوی،محمد بن عبد الرحمن،فتح المغيث بشرح الفية الحديث للعراقي ،مكتبة السنة مصر، 1424ھ، ج1،ص93

Al-Sakhavi,Muhammad Bin Abd Al-Rehman,Fath Al-Mughi`s Bi Shrah Alfiyah Al-Hadi`s Lil Iraqi,Maktabt Al-Sunnah,Egypt,1424 AH.

[20]- السيوطي ، عبد الرحمن بن أبي بكر ، تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي ، دار طيبة ،ج1ص174

Al-Suyuti,Abd Al-Rehman Bin Abi Bakr,Tadri`b Al-Ravi Fi Shrah Taqri`b Al-Navavi,Dar Taibah.

[21]-ابن حجر،احمد بن علی،نزهة النظر في توضيح نخبة الفكرفي مصطلح أهل الأثر،مطبعة سفير بالرياض،1422 ھ ,ص129

Ibn-i-hajar, Ahmad bin Ali, Nuzha-tul-nazr fe tozeeh Nuhba-tul-Fikr fe mustalh Ahlulasar, Matba safeer bilriaz.

[22]-ملا،علي بن محمد القارى، مرقاةالمفاتيح شرح مشكاةالمصابيح ،دارالفكر،بيروت ، 1422ھ،ج2،ص439

Mulla, Ali Bin Muhammad Al-Qari,Mirqat Al-Mafate`h Shrah Mishkat Al-Masabi`h,Dar Al-Fikr,Beirut,1422 AH.

[23]- ملا،علي بن محمد القارى، الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة المعروف بالموضوعات الكبرى، دار الأمانة بيروت،ص481

Mulla, Ali Bin Muhammad Al-Qari,Al-Asrar Al-Marfo`at Fi Al-Akhbar Al-Maudoa'h Al-Ma'rof Bi Al-Maudoa`t Al-Kubra,Dar Al-Amanat,Beirut.

[24]-ابن الصلاح،عثمان بن عبد الرحمن ،مقدمة ابن الصلاح،دار الفكر المعاصر بيروت 1406 ھ ص 33،32

Ibn e Salah,Usman Bin Abd Al-Rahman,Muqammat Ibn E Salah,Dar Al-Fikr,Beirut,1406 AH.

[25]-ابن رجب ، عبد الرحمن بن أحمد،شرح علل الترمذي، مكتبة المنارالزرقاء الأردن ،1407ھ ،ج2ص576

Ibn E Rajab,Abd Al-Rahman Bin Ahmad,Shrah Elal Al-Tirmazi,Matabt Al-Zurqa`,Al-Urdan,1407 AH.

26-ابن المنذره،محمد بن إسحاق،رسالة في فضل الأخبار وشرح مذاهب أهل الآثار وحقيقة السنن،دار المسلم ، رياض، 1414ھ،ص73

Ibn Al-Munzir,Muhammad Bin Ishaq,Risalat Fi Fadl Al-Akbar Wa Shrah Mazahib Wa Haqiqt Al-Sunan,Dar Al-Muslim,Al-Riaz,1414 AH.

27- ابن حجر،احمد بن على، نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر في مصطلح أهل الأثر، مطبعة سفير بالرياض، 1422ھ،ص129

Ibn-i-hajar, Ahmad bin Ali, Nuzha-tul-nazr fe tozeeh Nuhba-tul-Fikr fe mustalh Ahlulasar, Matba safeer bilriaz.

28- الترمذي، محمد بن عيسى ، العلل الصغير، دار إحياء التراث العربي بيروت ،ص758

Al-Tirmazi,Muhammad Bin E`sa,Dar Ihya Al-Turas Al-Arabi,Beirut.

29- العراقي، عبد الرحيم بن الحسين ، ألفية العراقي ، مكتبة دار المنهاج للنشر والتوزيع، الرياض، المملكة العربية السعودية ، 1428ھ، ج1،ص98

Al-Iraqi,Abd Al-Rahi`m Bin Al-Hussain,Alfiat Al-Iraqi,Maktabt Dar Al-Minhaj,Al-Riaz,Al-Mumlikat Al-Suodiah Al-Arabiah,1428 AH.

30- ابن الصلاح ،عثمان بن عبد الرحمن،مقدمة ابن الصلاح ، دار الفكر المعاصر بيروت،1406 ھ، ص34

Ibn e Salah,Usman Bin Abd Al-Rahman,Muqammat Ibn E Salah,Dar Al-Fikr,Beirut,1406 AH.

31- النووى، يحيى بن شرف،التقريب والتيسير لمعرفة سنن البشير النذير في أصول الحديث،دار الكتاب العربي، بيروت،1405ھ،ص31

Al-Navavi, Yahya bin sharf, Altaqrib wa Altaisir Limarfa sunan Albashir Alnazir fe Asool Al hadith, Dar Alkutub Alarbi, berut.

32- ابن حجر ، احمد بن على، نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر في مصطلح أهل الأثر ، مطبعة سفير بالرياض، 1422ھ ،ص129

Ibn-i-hajar, Ahmad bin Ali, Nuzha-tul-nazr fe tozeeh Nuhba-tul-Fikr fe mustalh Ahlulasar, Matba safeer bilriaz.

33- السيوطي ، عبد الرحمن بن أبي بكر ، ألفية السيوطي في علم الحديث ، المكتبة العلمية،ص10

Al-Suyuti`,Abd Al-Rahman Bin Abi Bakr,Alfiat Al-Suyuti` Fi Elm Al-Hadi`s, Al-Maktabt Al-Ilmiah.

34- السيوطي ، عبد الرحمن بن أبي بكر ، تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي ، دار طيبة،ص192

Al-Suyuti,Abd Al-Rehman Bin Abi Bakr,Tadri`b Al-Ravi Fi Shrah Taqri`b Al-Navavi,Dar Taibah.

35- السخاوي ، محمد بن عبد الرحمن، التوضيح الأبهر لتذكرة ابن الملقن في علم الأثر ، 1418ھ ،ص33

Al-Sakhavi`, Muhammad Bin Abd Al-Rahman,Al-Taudi`h Al-Abhur Li Tazkirat Ibn Al-Mulaqqan Fi Ilm Al-Asar,1418 AH.

36-السخاوى، محمد بن عبد الرحمن ،فتح المغيث بشرح الفية الحديث للعراقي ،مكتبة السنة مصر، 1424ھ ، ج1،ص91

Al-Suyuti,Abd Al-Rehman Bin Abi Bakr,Tadri`b Al-Ravi Fi Shrah Taqri`b Al-Navavi,Dar Taibah.

37-السخاوی،محمد بن عبد الرحمن،فتح المغيث بشرح الفية الحديث للعراقي،مكتبة السنة مصر، 1424ھ، ج1،ص96

Al-Suyuti,Abd Al-Rehman Bin Abi Bakr,Tadri`b Al-Ravi Fi Shrah Taqri`b Al-Navavi,Dar Taibah.

38-الترمذي ،محمد بن عيسى،سنن الترمذي، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي-مصر،1395ھ ج3، ص412،رقم1113

Al-Tirmazi,Muhammad Bin E`sa,Dar Ihya Al-Turas Al-Arabi,Beirut.

39-ابن حجر،احمد بن على،النكت على كتاب ابن الصلاح،عمادة البحث العلمي السعودية،1404ھ ص288

Al-Zarkashi`, Muhmmad Bin Abdullah,Al-Nukat Ela` Muqadmat Ibn Salah, Adwa' Al-Salf,Al-Riyaz,1419 AH.

40- السيوطي ، عبد الرحمن بن أبي بكر، تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي ، دار طيبة،ص193

Al-Suyuti,Abd Al-Rehman Bin Abi Bakr,Tadri`b Al-Ravi Fi Shrah Taqri`b Al-Navavi,Dar Taibah.

41- عبد الرؤوف المناوي،بن تاج العارفين،اليواقيت والدرر في شرح نخبة ابن حجر،مكتبة الرشد الرياض 1999م ،ج2،ص 172

Abd Al-Rao`f Al-Manavi, Taj Al-A`rifin,Al-Yawaqi`t Wa Al-Durar Fi Shrah Nukhbat Ibn Hajar,Makatabat Al-Rushd,Al-Riaz,1999 AD.

42-الترمذي،محمد بن عيسى،سنن الترمذي،شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي-مصر،1395ھ ج3، ص555،رقم1263

Al-Tirmazi,Muhammad Bin E`sa,Dar Ihya Al-Turas Al-Arabi,Beirut.

43-ابن حجر،احمد بن على،النكت على كتاب ابن الصلاح،عمادة البحث العلمي السعودية،1404ھ، ص389

Al-Zarkashi`, Muhmmad Bin Abdullah,Al-Nukat Ela` Muqadmat Ibn Salah, Adwa' Al-Salf,Al-Riyaz,1419 AH.

44- الترمذي، محمد بن عيسى، سنن الترمذي، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر، 1395ھ، ج5، ص653رقم:3760

Al-Tirmazi,Muhammad Bin E`sa,Dar Ihya Al-Turas Al-Arabi,Beirut.

45-ابن حجر،أحمد بن علي،النكت على كتاب ابن الصلاح،عمادة البحث العلمي السعودية، 1404ھ، ص396

Al-Zarkashi`, Muhmmad Bin Abdullah,Al-Nukat Ela` Muqadmat Ibn Salah,Adwa' Al-Salf,Al-Riyaz,1419 AH.